جلد ۲۳ | مورخہ ۳ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۴ جون ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۹۸

احرار کی طرف سے قاتلانہ حملہ کا خطرہ

جیسا کہ تازہ واقعات سے ظاہر ہے احرار از سر نو جماعت احمدیہ کے خلاف اپنی فتنہ انگیزیوں کو انتہا تک پہونچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور ہمیں کئی روز سے اس قسم کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز حضور کے برادران گرامی قدر اور حضور کے خاندان کے افراد میں سے کسی پر یا کسی اور سر کردہ احمدی پر قاتلانہ حملہ کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ اور پہلے سے زیادہ وحشت و درندگی کا ثبوت بہم پہونچانے کی تجویزیں ہو رہی ہیں۔ احرار کے ایجنٹوں میں سے ایک کو بہ بازار یہ کہتے ہوئے سنا گیا۔ کہ اب کے زیادہ انتظام کے ساتھ حملہ کیا جائے گا۔ اور ایک دوسرا گاڑی میں یہ گفتگو کرتا ہوا پایا گیا۔ کہ اب پہلے سے بھی بڑے پر حملہ ہوگا۔ (خاکش بدہن) ؛

ایسی حالت میں جبکہ احرار ایک دفعہ پہلے حضرت مرزا شریف احمد صاحب ایسی واجب الاحترام ہستی پر روز روشن میں حملہ کرا چکے ہیں۔ اور سوائے حملہ آور کے جس کا دوسروں کے ہاتھوں میں آلہ کار ہونا بالکل واضح تھا۔ کسی اور کو پوچھا تک نہ جاتا دیکھ چکے ہیں۔ اس قسم کی منصوبہ بازیاں کوئی بعید امر نہیں۔ پھر ان کا پتہ دوسرے قرائن سے بھی لگتا ہے۔ مثلاً ایک آوارہ گرد شخص جس جو کئی بار کا سزا یافتہ ہے۔ کچھ عرصہ سے قریباً ہر روز اس طرف جدھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سیر کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔ اور جدھر حضور کی کوٹھی دار الحمد ہے۔ منڈلاتا ہوا دیکھا جاتا ہے۔ ادھر اس کا کوئی کام نہیں۔ کسی سے تعلق نہیں۔ اس لئے سوائے اس کے کہ وہ کسی بد ارادہ سے ادھر جاتا ہو۔ اور کوئی وجہ اس کے پھرنے کی نہیں ہو سکتی ؛

اسی طرح ایک دو اور اشخاص بھی مشتبہ حالات میں کئی بار دیکھے گئے ہیں محلہ دار الانوار خالص احمدیوں کا محلہ ہے اس میں کسی اور کو کوئی تعلق نہیں۔ اس وجہ سے احرار کے ایجنٹوں کا وہاں چکر لگانا خالی از علت نہیں سمجھا جا سکتا ؛

پھر بٹالہ کا ایک احراری اپنے ساتھ چند ایک سرخ پوش لا کر انہیں ادھر اُدھر پھراتا رہا۔ اور سیدھا رستہ چھوڑ کر احمدیہ محلہ میں سے گزر کر دفتر احرار میں پہونچا۔ ایک طرف اس قسم کی حرکات سے اور دوسری طرف ان اشتعال انگیز تقریروں سے جن کا باہر سے احرار کو بھیج کر پھر سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ احرار کسی نئی فتنہ انگیزی کے لئے پوری طرح آمادہ ہیں۔ اور کسی موقعہ کی تلاش میں ہیں لیکن اس کے مقابلہ میں حکام کی طرف سے نہ صرف کوئی انتظامی کارروائی نظر نہیں آتی۔ بلکہ احرار کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔ حال میں بہت سے احمدیوں کی زیر دفعات ۳۲۴ اور ۱۴۸ ۔ گرفتاری جن میں نہایت معزز اور معمر اصحاب بھی شامل ہیں۔ یقیناً احرار کی حوصلہ افزائی کے مترادف ہے۔ ایک تو احرار نے مزاحمت کی۔ کہ احمدی اپنے ایک بچہ کی لاش قبرستان میں دفن نہ کریں۔ دوسرے پولیس نے بیس کے قریب احمدیوں کو اس الزام میں گرفتار کر لیا۔ کہ انہوں نے مہلک ہتھیاروں سے بلوہ کیا ؛

ان حالات میں احرار کا شرمناک سے شرمناک حرکت کے لئے آمادہ ہو جانا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ لیکن ہم حکومت اور اس کے ذمہ وار حکام کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ احرار کی اس قسم کی شرارت جہاں ان کی انتظامی قابلیت کے لئے سیاہ دھبہ ہوگی اور جماعت احمدیہ کے متعلق ان کی فرض ناشناسی کا ثبوت۔ وہاں جماعت احمدیہ کے لئے بھی ایک ناقابل برداشت حادثہ ہوگا۔ اور پھر اس کے تمام نتائج کی ذمہ واری حکومت اور اس کے غفلت شعار کارندوں پر عائد ہوگی۔ احرار نے حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر جو حملہ کرایا تھا ہم نے اس کے وقوع میں آنے سے قبل بھی اس خطرہ کا اعلان کر دیا تھا۔ اور اب پھر کئے دیتے ہیں۔ تا کہ حکام کے لئے یہ کہنے کا موقعہ نہ رہے کہ انہیں اس بارے میں کوئی اطلاع نہ تھی۔ اب ان کا جو جی چاہے۔ کریں۔ ہمارا تکیہ محض خدا تعالیٰ پر ہے۔ وہی ہمارا محافظ ہے اور اسی سے ہم نصرت چاہتے ہیں ؛

تحقیقاتی کمیشن کے اجلاس

قادیان ۲۲ جون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر مرکزی دفاتر سے تعلق رکھنے والے امور کی تحقیقات کرنے کے لئے جو کمیشن مقرر فرمایا تھا۔ اور جو حسب ذیل اصحاب پر مشتمل ہے :-

(۱) حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب صدر (۲) میاں غلام محمد صاحب اختر سکرٹری (۳) ملک غلام محمد صاحب رئیس لاہور۔ (۴) بابو عبد الحمید صاحب آڈیٹر لاہور (۵) چوہدری عطا محمد صاحب پنچایت افسر ہوشیار پور (۶) پروفیسر محمد اسلم صاحب ایم اے لاہور (۷) راجہ علی محمد خان صاحب لاہور۔ اس نے نظارت اعلیٰ کے دفتر میں کل سے اپنے اجلاس شروع کئے ہوئے ہیں۔ کل صبح کے ۷ بجے سے لیکر رات کے ۱۰½ بجے تک سوائے نمازوں کے اوقات کے

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۶ جون سے ۲۱ جون ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:-

نمبر	نام	پتہ
۱	محمد صادق صاحب	ضلع سیالکوٹ
۲	نور فاطمہ صاحبہ	" "
۳	ایک صاحب	" "
۴	فاطمہ صاحبہ	فلسطین
۵	فیروز الدین صاحب	ضلع امرتسر
۶	امیر جان صاحبہ	افریقہ
۷	مسماۃ فاطمہ صاحبہ	لدھیانہ
۸	میمونہ خاتون صاحبہ	" کٹک
۹	T. P. Mohamad S/o Mohayyuddin Kutty of Malabar Paungde L. Burma.	
۱۰	M. Aboo. S/o Abdullah of Malabar Shop Keeper Paungde L. Burma.	
۱۱	Aboo Said S/o H. A. M. of L. Burma.	
۱۲	K. Abdul Rahman Haji of L. Burma.	
۱۳	T. P. Ahmad Kutty " "	

قادیان کے قدیم قبرستان میں ایک اور احمدی دفن کیا گیا

قادیان ۲۲ جون۔ آج ایک احمدی سقہ نور محمد قادیان کا قدیم باشندہ تھا۔ بعمر ۷۰ سال فوت ہوگیا۔ چونکہ ان لوگوں کے مردے پرانے قبرستان میں دفن ہوتے ہیں۔ اس لئے پولیس کو اطلاع دے کر قبر کھودنے کے لئے چند آدمی بھیجے گئے۔ ان کے وہاں پہنچنے پر احراریوں نے مزاحمت کرنی چاہی۔ اور فساد کرنے کے لئے آمادہ ہوئے۔ لیکن سب انسپکٹر صاحب نے جو پولیس کی جمعیت کے ساتھ موجود تھے۔ ان کو روک دیا۔ اور تنبیہ کی کہ کسی قسم کا فساد نہ کریں۔ اس پر وہ پیچھے سے ایک طرف کو چلے گئے۔ قبر تیار ہونے پر جب جنازہ لے جایا گیا۔ تو صرف ۲۵ آدمی خالی ہاتھ ساتھ گئے۔ جن سے کہدیا گیا۔ کہ اگر احرار مزاحمت کریں۔ تو پولیس کو اطلاع دی جائے۔ اور اگر پولیس ان کو نہ روکے۔ اور دفن کرنے میں مزاحم ہو۔ تو لاش کو قبرستان میں چھوڑ کر واپس آجائیں۔ لیکن پولیس کے سنجیدہ انتظام کو دیکھ کر جو غالباً افسران بالا کے ایماء سے تھا دفن کرنے وقت کسی نے مزاحمت نہ کی۔ اور لاش کو بسہولت دفن کر دیا گیا۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ اگر گذشتہ مواقع پر بھی پولیس اسی طرح فرض شناسی کا ثبوت دیتی۔ اور وہ لوگ۔ جو محض فساد کی غرض سے مزاحم ہوتے رہے۔ ان کو روکتی۔ تو حالات اس حد تک نہ پہونچتے۔ جس حد تک کہ پہونچ چکے ہیں۔

ہمیں تعجب ہے۔ کہ پولیس نے مزاحمت کرنے والوں کے متعلق سوائے اس کے کوئی کارروائی نہ کی۔ کہ انہیں مداخلت کرنے سے روک دیا۔ اور سنا گیا ہے۔ کہ ایک سپاہی پولیس نے تو لاش کے متعلق تمسخر کرتے ہوئے مرحوم کے چھوٹے بیٹے اور اس کے ساتھیوں سے جبکہ وہ قبر کھودنے کیلئے گئے ہوئے تھے کہا۔ تم اپنے باپ کو بہشت کی بجائے دوزخ میں کیوں ڈالتے ہو۔

مولانا عبدالوہاب صاحب عمر خلف الرشید حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

فرماتے ہیں:-

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے جناب سراج الاطباء حکیم مختار احمد صاحب ممتاز لاہور کی تصنیف کردہ کتاب "ذوق شباب" کو لفظ بلفظ پڑھا۔ آپ کا انداز بیان اس قدر دلربا اور آسان ہے۔ کہ عوام اور خصوصاً نوجوان اس مفید کتاب سے بے حد فائدہ اٹھا سکتے ہیں مجھے بھی نوجوانوں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ان کا کچھ تجربہ ہے۔ اس لئے میں نوجوانوں سے عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ اس کتاب کو پڑھ کر سبق حاصل کریں۔ اور جوانی کے دشمنوں سے خبردار ہوں۔ والد محترم حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول کے پاس بہت سے نوجوانوں کے بعض عبرت انگیز خط آتے تھے۔ میری خواہش تھی۔ کہ ان خطوط کو شائع کر دیتا تاکہ نئی نسل کے لئے سرمایہ عبرت ہو۔ لیکن میں امید کرتا ہوں۔ کہ فاضل مصنف کی یہ کتاب بھی بے حد مفید ثابت ہوگی۔ مرد و عورت کے تعلقات اور اولاد کے امراض۔ وضع حمل کے متعلق ہدایات کا باب نہایت عمدہ رنگ میں لکھا ہے۔ اور علاج میں نہایت مفید اور عمدہ نسخہ جات بلا بخل ظاہر کئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ نوجوان اس مفید کتاب سے ضرور استفادہ کریں۔ اللہ تعالےٰ فاضل مصنف کو اس مفید کتاب کی اشاعت کی جزائے خیر دے۔ قیمت مجلد عہ بے جلد عہ معہ محصولڈاک (دستخط) عبدالوہاب عمر خلف حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول۔

ملنے کا پتہ:- کتب خانہ و دواخانہ طب جدید اندرون دہلی دروازہ لاہور

وہ احمدی بچے جن کے دفن کرنے میں احرار نے مزاحمت کی

۱۷ جون کے پرچہ میں محلہ دارالرحمت کے جن دو بچوں کے ۱۵ جون کو فوت ہونے کا ذکر ہے۔ اور جنہیں احرار نے پرانے قبرستان میں دفن ہونے سے روکا۔ ان میں سے ایک بابو وزیر محمد صاحب مرحوم لاہوری کا خوردسال بچہ تھا۔ اور دوسری ماسٹر عبدالرحمن صاحب نومسلم کی نوزائیدہ لڑکی۔

۱۸ جون کے الفضل میں جس لڑکی کی ۱۶ جون کو فوتیدگی کا ذکر ہے۔ اور جس کے دفن کرنے میں احرار نہایت سختی کے ساتھ مزاحم ہوئے۔ وہ میاں منگو کی لڑکی تھی۔ جو قادیان کا قدیم باشندہ ہے۔ اور ہمیشہ سے اپنے مردے اسی قبرستان میں دفن کرتا آیا ہے۔ ۱۹ جون کے الفضل میں محلہ دارالرحمت کے جس بچہ کے ۱۷ جون کو فوت ہونے کا ذکر ہے۔ وہ ماسٹر مولاداد صاحب کا خوردسال لڑکا تھا۔ اس کے دفن کرنے میں بھی احرار نے بشدت مزاحمت کی۔

ضروری اعلان

بابو محمد عمر صاحب پسر میاں امام بخش صاحب قوم ... متوطن راہوں ضلع جالندھر سکنہ محلہ دارالرحمت قادیان حال پیسر وائزر دواہرہ برانچ جنگ سالار ڈاکخانہ بدیکی ضلع سکھر سندھ کے خلاف محکمہ قضاء نے ایک فیصلہ ان کے دادا صاحب کے حق میں اور ان کے خلاف ۷ جون ۱۹۳۳ء کو کیا تھا۔ اس وقت سے لے کر اب تک ان کو بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کی تعمیل کے لئے لکھا جاتا رہا۔ اور بعض رجسٹری خطوط بھی بھجوائے جاتے رہے۔ مگر انہوں نے نہ نظارت ہذا کی کسی چٹھی کا جواب دیا۔ اور نہ ہی محکمہ قضاء کے اس فیصلہ کی تعمیل کی۔ بنابریں ان کے بارے میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ ان کا کوئی کیس جماعت کے کسی ادارے میں نہ سنا جائے۔ اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی عہدہ جماعت کے کاموں میں ان کو دیا جائے۔

ناظر امور عامہ قادیان

انسانی اعمال کے متعلق اسلامی نقطۂ نگاہ

انسان ایک حد میں مجبور ہے اور ایک میں آزاد

ماہرینِ علم الاخلاق مشیت انسانی کے متنازع فیہ مسئلہ کو مختلف زاویہائے نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بعض ان میں سے قدر (ڈٹرمینزم) کے قائل ہیں۔ ان کے نزدیک انسان عمل یا لاارادہ کی قمت سے محروم ہے۔ انہوں نے اس عقیدہ کی بنا اس وہم پر رکھی ہے۔ جو مذاہب عالم کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے تخلیقِ عالم کے بعد اعمالِ انسانی متعین کر دیئے ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہونے کے لئے اس پر جبر روا رکھا جاتا ہے۔ اور جن کی خلاف ورزی اس کے حیطۂ اختیار میں نہیں اس خیال کی بنا پر لازماً انسان کو اعمال کی ذمہ داری سے سبکدوش کر دینا پڑے گا اور اس طرح عقیدۂ جزا و سزا جو مذاہب عالم کے نزدیک مسلم ہے۔ ناقابلِ قبول ہو جائے گا۔

انسان مجبور ہے

کچھ لوگ کہتے ہیں۔ جس طرح مادی اشیاء طبعی خواص سے سرمو انحراف نہیں کر سکتیں اسی طرح مقتضائے طبیعت کے خلاف عمل پیرا ہونا ممکن نہیں۔ جیسے مادی دُنیا میں حالاتِ طبعی سے آئندہ کے حوادث و نتائج کے متعلق ہم پیشین گوئی کر سکتے ہیں۔ ویسے ہی عالمِ انسانی میں بھی حالاتِ طبعی کی بنا پر آئندہ کے حوادث کا قبل از وقت اندازہ کر سکتے ہیں۔ گویا انسان میں قوتِ ارادہ مفقود ہے۔ اور وہ موروثی۔ تمدنی اور جغرافیائی وغیرہ خواص طبعی کا مجموعہ ہونے کی وجہ سے بکلی مجبور ہے۔

انسان بکلی آزاد ہے

لیکن بعض علماء انسان کو اپنے اعمال میں مختارِ کل یقین کرتے ہیں۔ اس لئے کہ اس کے بغیر علم الاخلاق کی بنیادیں متزلزل ہوتی نظر آتی ہیں۔ ہم اس وقت تک کسی شخص کے کسی فعل کے حسن و قبیح کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ وہ اپنے اعمال میں آزاد اور مختار نہ ہو۔ نیز اس لئے کہ ہمارے نفوس میں اس امر کا احساس ہے۔ کہ ہمارے پیش نظر فلاں مقصد ہے۔ جس کے لئے مناسب اور موزون اسباب کا استعمال ضروری ہے ہم یہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ اغراض و مقاصد ہمارے قبضہ میں ہیں۔ اور ہم ان میں ردوبدل کر سکتے ہیں۔ نہ کہ ہم ان کے قبضۂ تسلط میں ہیں۔ اور ضمیر کے اس احساس کو ہم قطعاً نظر انداز نہیں کر سکتے۔

ان تین زاویہائے نگاہ پر غور و فکر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جہاں اول الذکر دو گروہ انسان کو اپنے اعمال میں قطعاً آزاد تسلیم نہیں کرتے۔ وہاں موخر الذکر گروہ اسے مختارِ کل یقین کرتا ہے گویا ہر گروہ انتہا پسند واقعہ ہوا ہے۔

مگر جب ہم اسلامی نقطۂ نگاہ پر غور کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ انتہا پسند گروہ غلطی خوردہ ہیں۔ اسلام جہاں اس امر کا قائل ہے۔ کہ انسان ایک حد تک مجبور عمل ہے۔ وہاں وہ اس امر کا بھی معترف ہے۔ کہ باقی امور میں وہ مطلقاً آزاد ہے۔ اور اپنے اعمال کا ذمہ دار۔ گویا وہ مجبور بھی ہے۔ اور مختار بھی۔ لیکن اپنے اپنے دائرۂ عمل میں۔ ذیل میں اس اسلامی نقطۂ نگاہ کی کسی قدر تشریح کی جاتی ہے:-

اسلام سے بے بہرہ مسلمانوں کی غلط فہمی کی اصلاح

متذکرہ بالا فلاسفروں کی اتباع میں ملتِ اسلامیہ کے بعض غلطی خوردہ اذہان میں یہ خیال جاگزیں ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے انسانی اعمال مقرر کر دیئے ہیں۔ جن کا ظہور انسانی مرضی و منشاء پر منحصر نہیں۔ اگر اللہ تعالےٰ نے مقدر کر دیا ہے۔ کہ زید فلاں موقعہ پر سرقہ کا مرتکب ہو۔ تو وہ مجبور ہے۔ کہ چوری کا ارتکاب کرے۔ اس زعمِ باطل نے بالعموم مسلمانوں کو تساہل پسند اور کاہل بنا کر ان کی اقتصادی حالت کو سخت خراب کر دیا ہے۔ وہ کسی مقصد کی تکمیل میں تدبیر سے استفادہ کے قائل نہیں اس لئے کہ اس کے غیر مؤثر ہونے کا انہیں وہم ہے۔ تحصیل مقصد ان کے نزدیک صرف تقدیر پر منحصر ہے۔

تعجب ہے۔ کہ وہ مسلمان جن کے مذہب میں روزِ جزاء پر یقین جزوِ ایمان ہے۔ وہ ایسے خیالات رکھیں۔ جو ان کے اعمال سے انہیں بری الذمہ قرار دیں۔ عقیدۂ روزِ جزا تو مبنی ہی آزادیٔ عمل پر ہے۔ دراصل قرآن کریم کی بعض آیات کا غلط مفہوم مسئلہ تقدیر کے اس غلط اعتقاد کا باعث ہوا ہے۔ ایک آیت جسے اس قسم کے لوگ اپنی تائید میں پیش کرتے ہیں۔ یہ ہے۔ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ۔ جس کا ترجمہ وہ یوں کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے تمہیں۔ اور تمہارے اعمال کو پیدا کیا ہے۔ اور نتیجہ یہ نکالتے ہیں۔ جب ہمیں بھی خدا نے پیدا کیا۔ اور ہمارے اعمال کو بھی۔ تو جو کچھ ہم کرتے ہیں۔ مجبور کر کے خدا ہی کراتا ہے۔

لیکن اس سے پہلی آیت اس خیال کی پُرزور تردید کر رہی ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ۔ فرمایا۔ کیا تم عبادت کرتے ہو۔ اس چیز کی۔ جسے تم خود خراد کر تیار کرتے ہو۔ مقدم الذکر آیت کو اس کے ساتھ ملا کر غور کریں۔ تو مطلب واضح ہے۔ فرمایا:-

کیا تم لوگ اس چیز کی پوجا کرتے ہو۔ جسے تم خود اپنے ہاتھ سے بناتے ہو۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے تم کو بھی پیدا کیا۔ اور اس چیز کو بھی پیدا کیا۔ جسے تم بناتے ہو۔ یہاں اعمالِ انسانی کی پیدائش کا مطلقاً ذکر نہیں۔

دوسری آیت جو اس خیال کی تائید میں پیش کی جاتی ہے۔ یہ ہے۔ کہ:- قُل لَّن يُّصِيبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا۔ هُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ کہ ہمیں نہیں پہنچے گا کچھ بھی۔ مگر وہی جو اللہ تعالےٰ نے لکھ چھوڑا ہے۔ اللہ ہی ہمارا مولےٰ ہے۔ اور اسی پر سب مومنوں کو توکل کرنا چاہیئے۔

کہتے ہیں۔ جب وہی کچھ ملتا ہے۔ جو خدا نے لکھ چھوڑا ہے۔ تو انسان مجبور ہے حالانکہ اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ منافقین کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ جب مسلمانوں کو جنگ میں تکلیف پہنچتی ہے۔ تو وہ کہتے ہیں ہم نے پہلے ہی اپنا انتظام کر لیا تھا۔ اس لئے ہم مصیبت سے بچ گئے۔ اور مسلمان سخت غلطی کے مرتکب ہوئے جب کہ وہ زبردست کے مقابل پر جا ڈٹے۔ اللہ تعالےٰ ان سے فرماتا ہے کہ بے وقوف تو تم ہو۔ جو سمجھتے تھے۔ کہ مسلمان ہار جائیں گے۔ اور کفار غالب رہیں گے۔ یہ ہرگز ممکن نہیں۔ اس لئے کہ خدا تعالےٰ نے اپنی سنت قدیمہ کے پیش نظر کہ اس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ مقدر کر چھوڑا ہے۔ کہ مسلمان جیت جائیں۔

ایک اور آیت اس خیال کی تائید میں یہ پیش کی جاتی ہے۔ کہ:- وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ۔ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ یعنی اگر ان کو (آرام) بھلائی پہنچے۔ تو کہتے ہیں۔ کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر تکلیف پہنچے۔ تو کہتے ہیں کہ یہ تیری طرف سے ہے۔ فرمایا۔ ان سے کہدے۔ سب اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

اس آیت کریمہ سے عیاں ہے کہ "بُرائی بھلائی خدا ہی کی طرف سے ہے" حالانکہ یہاں مقصود نتائج ہیں۔ اور یہ تو امر مسلم ہے۔ کہ نتائج خدا تعالےٰ ہی کی طرف سے مرتب ہوتے ہیں۔ اور اُسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔

دراصل تقدیر سے متعلق مسائل میں اللہ تعالےٰ کی دو صفات کو مخلوط کر دیا گیا ہے بے شک اللہ تعالےٰ علیم و خبیر ہے۔ وہ ہستی ہر فرد کے متعلق علم رکھتی ہے۔ کہ اس میں فلاں نقص ہے۔ اور اس کی وجہ سے اس سے فلاں غلطی سرزد ہوگی۔ لیکن اللہ تعالےٰ کو اس کے متعلق علم ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ جبراً ایسا فعل کرائے گا۔ مثلاً اگر ہمیں زید بتا دے کہ اس نے بکر کو مارنے کا ارادہ کیا ہے۔ ہمیں اس بات کا تو علم ہو گیا۔ کہ زید کا بکر کو مارنے کا ارادہ ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہم زید کو مجبور کریں گے۔ کہ وہ ایسا فعل کرے۔ ہاں خدا تعالےٰ کے اور ہمارے علم میں یہ فرق ہے۔ کہ ہمارا علم ناقص ہے۔ بالکل ممکن ہے۔ کہ زید کا ارادہ تبدیل ہو جائے۔ لیکن خدا سے بزرگ و برتر کی ہستی علیم و خبیر ہے۔ اس کا علم کامل ہے۔ اُسے جس بات کے متعلق علم ہے۔ کہ واقع ہوگی۔ وہ ہو کر رہے گی۔ کہ یہی علم کامل کا اقتضاء ہے)

تقدیر کی اقسام

دراصل تقدیر چار اقسام کی ہے۔

۱۔ تقدیر عام طبعی۔ وہ تقدیر جو خصوصیات طبعی کی شکل میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے معاملات دنیوی میں جاری ہے۔ مثلاً پانی میں یہ خاصیت ہے۔ کہ وہ پیاس بجھاتا ہے آگ میں جلانے اور لکڑی میں جلنے کا خاصہ ہے۔ انگور کی بیل کو انگور اور خربوزہ کی بیل کو خربوزہ لگنے کی خاصیت ہے۔ گویا یہ ایسے قوانین پر مشتمل ہے۔ جو عالم جسمانی میں جاری و ساری ہیں۔

۲۔ تقدیر خاص طبعی۔ تقدیر عام طبعی تو یہ تھی۔ کہ اگر کوئی شخص محنت کرے۔ تو اس کے نتیجہ میں اسے مال مل جائے۔ لیکن تقدیر خاص طبعی یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے خاص احکام نازل ہوں۔ کہ فلاں شخص کو دولت مل جائے۔

۳۔ تقدیر عام شرعی۔ مثلاً یہ کہ انسان اگر خالصۃً للہ صدقہ دے۔ تو اس سے اور نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ اور اگر ریا کے لئے صدقہ دے۔ تو اور۔

۴۔ تقدیر خاص شرعی۔ یعنی اللہ تعالےٰ بطور موہبت کسی پر اپنا فضل نازل کرے ان چار انواع میں سے مؤخر الذکر تین اقسام روحانی امور سے وابستہ ہیں۔ عالم جسمانی میں ایک ہی قسم تقدیر جاری ہے۔ یعنی تقدیر عام طبعی۔ اللہ تعالےٰ نے اس تقدیر کے ماتحت ہر شئے میں چند خواص ودیعت کئے ہیں۔ جن کے مطابق عمل پیرا ہونا لابدی ہے۔ ان انواع تقدیر کے علاوہ کوئی ایسی تقدیر نہیں۔ جو انسان کو قتل یا سرقہ وغیرہ کے ارتکاب کے لئے مجبور کرے۔

حقیقت کیا ہے؟

اگر ہم عالم روحانی کو جس میں بہت حد تک تقدیر (خاص طبعی عام شرعی خاص شرعی) کا دخل ہے۔ واقع عالم جسمانی سے علیحدہ کر لیں۔ تو اس (جسمانی) عالم میں صرف تقدیر عام طبعی کار فرما ہے۔ دیگر ہر قسم کی تقدیر کا وجود ناپید ہے۔ جو انسانی اعمال کو متعین اور اسے ان کی تکمیل کے لئے مجبور کر سکے۔ گویا انسان انہی اعمال میں مجبور ہے۔ جو تقدیر عام طبعی کی ذیل میں آتے ہیں۔ دیگر تمام اعمال میں وہ مختار ہے۔ اور ان کی وجہ سے جزاء و سزا کا مستحق

بالآخر حضرت امیر المومنین کے فرمودہ درس القرآن سے ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"گو انسان ایک حد تک مجبور بھی ہوتا ہے۔ (تقدیر عام طبعی سے) لیکن اس کی مجبوری کامل نہیں۔ وہ مجبور ہے۔ لیکن اس حد تک نہیں۔ کہ اسے اس کے اعمال کا ذمہ وار قرار نہ دیا جائے۔ اور آزاد ہے لیکن اس حد تک نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے قانون (تقدیر عام طبعی) کو نظر انداز کر سکے اور یہ درمیانی حالت رحمان اور رحیم کے الفاظ سے ثابت ہے۔ رحمانیت جو یہ بتاتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انسان کو طاقتیں عطا کرتا ہے۔ ایک قسم کے جبر پر دلالت کرتی ہے۔ اور رحیمیت جو انسان کو اعمال سے اعلیٰ بدلہ ملنے پر دلالت کرتی ہے۔ ایک حد تک آزادی پر دلالت کرتی ہے۔"

خاکسار

(محبوب عالم خالد۔ بی۔ اے)

بوڈاپسٹ ہنگری میں ہستی باری تعالےٰ پر ایک مشہور دہریہ سے احمدی مجاہد کا مناظرہ

احرار کی شرارتوں کے متعلق حکومت پنجاب کی بے اعتنائی کی گونج ہنگری میں

بوڈاپسٹ میں English Speaking Circle of Hungary کی انتظامیہ کمیٹی نے چوہدری حاجی احمد خانصاحب ایاز بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی مبلغ اسلام بوڈاپسٹ کی تبلیغی جدوجہد سے متاثر ہو کر ایک مناظرہ کا انتظام کیا۔ مناظرہ "ہستی باری تعالےٰ کے ثبوت" پر تھا۔ دو ہفتہ پیشتر اور یوم مناظرہ سے پہلے دو دن مناظرہ کا پروگرام تمام اخبارات میں شائع کر دیا گیا۔ ۲۱ مئی کو نو بجے شب سے ساڑھے گیارہ بجے تک مناظرہ ہوا۔ ایاز صاحب کے مقابل پر ایک مشہور دہریہ ڈاکٹر Fabry Pal تھے۔ پہلی تقریر ایاز صاحب نے کی۔ ۳۰ منٹ میں دہریت کے وجوہ اور خدا تعالےٰ پر ایمان رکھنے کے فوائد بیان کئے۔ حاضرین کی درخواست پر جلسہ کے پریذیڈنٹ مادام Madame Maroz Polly نے جو انگلستان اور ہنگری میں اپنی فاضلانہ تقریروں کی وجہ سے مشہور ہے۔ ایاز صاحب کو مزید ۲۵ منٹ تقریر کرنے کیلئے دیئے۔ قرآن کریم سے چھ آیات بطور دلائل ہستی باری تعالےٰ پیش کئے۔ اور حاضرین نے ان کو "عقلی دلائل" تسلیم کرتے ہوئے ڈاکٹر Fabry کی تقریر کو "بے معنی" قرار دیا۔ آخری تقریر میں پریذیڈنٹ صاحبہ نے ایاز صاحب سے درخواست کی۔ کہ اگرچہ آپ کے دلائل قوی اور قابل تسلیم ہیں۔ مگر یورپ کے لوگ روحانیت اور معجزات کے منکر ہیں۔ اس لئے کوئی ایسی بات پیش کریں۔ جو لوگوں کو معجزوں کی حقیقت سمجھا دے۔ اس کے جواب میں ایاز صاحب نے دعا کا چیلنج پیش کیا۔ اور کہا۔ پانچ قریب المرگ بیمار مجھے دیدو۔ اور پانچ بیمار ہنگری کے تمام پادریوں اور ڈاکٹروں کو دیدو۔ میں اور ہماری جماعت احمدیہ دعا کریگی۔ اور خدا تعالےٰ ہمارے حصہ میں آئے ہوئے بیماروں کو شفا بخشیگا۔ آؤ یہ معجزہ مسیح موعود علیہ السلام کا اس بیسویں صدی میں آزمالو۔ حاضرین پر اس کا گہرا اثر ہوا مناظرہ کے اختتام پر مسٹر Tatram Pongo نے جوش میں آکر اعلان کیا۔ کہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ جو عقلی دلائل پیش کرتا ہے۔ اور بھی بعض لوگوں نے ڈاکٹر Fabry محولہ دہریہ پر اعتراض کئے جنکا جواب وہ نہ دے سکے۔ ایاز صاحب پر کسی نے اعتراض نہ کیا۔ حالانکہ انہوں نے پہلی اور آخری تقریر میں اعلان کر دیا تھا۔ کہ جو مجھ سے کوئی سوال کریگا۔ میں اسکا ممنون ہونگا

چونکہ مباحثہ کی تقاریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کا خاص طور پر ذکر آیا اسلئے اخبارات کے نمائندوں نے جماعت احمدیہ کے متعلق ایاز صاحب سے چند سوالات کئے۔ ایک نمائندہ نے دریافت کیا "ہمیں بعض اخبارات مثلاً سن رائز کے ذریعہ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ کی بے اعتنائی کیوجہ سے جماعت احمدیہ کو احرار اور دیگر پولیٹیکل حلقوں کیطرف سے ناجائز تکالیف پہنچائی جارہی ہیں جس کے نتیجہ میں جماعت کے تبلیغی مقاصد میں رکاوٹیں محسوس کیجارہی ہیں"۔ نمائندہ اخبار Est Budapest نے اس سوال کا جواب .... کے پرچہ ۲۴ مئی میں چھاپا۔ اخبار مذکور نے بوڈاپسٹ میں ایاز خان مبلغ اسلام کی آمد" کے زیر عنوان لکھا ہے۔

"ان دنوں ایک نوجوان یورپ اور ہنگری سے واقفیت پیدا کر رہا ہے۔ وہ ہندوستان کے تعلیم یافتہ مسلم نوجوانوں میں سے ہے۔ اس کا نام حاجی احمد خان ایاز ہے۔ پروفیسر جرمانوس نے اسکے دل میں ہنگری کیلئے دلچسپی پیدا کی۔ وہ کہتا ہے۔ مجھے بوڈاپسٹ میں اپنے مقاصد کو واضح کرنے میں بہت خوشگوار فضا ملی ہے جماعت احمدیہ کے ان جوشیلے مبلغوں کا مقصد جن میں سے ایک ایاز خان بھی ہے۔ یہ ہے۔ کہ یورپ میں اسلام کو پھر زندہ کیا جائے۔ ان نوجوان مبلغوں نے اپنے وطن بیوی بچوں اور ملازمتوں کو چھوڑ کر غیر ممالک کا سفر اختیار کیا ہے۔ تاکہ تمام دنیا میں پھیل جائیں۔ اور اسلام کی تبلیغ کر کے اپنے ہمنوا پیدا کریں۔

معلوم ہوا ہے۔ حاجی ایاز خان بوڈاپسٹ میں ایک سال رہیگا۔ اسکی عمر ۲۴ سال ہے۔ وہ شادی شدہ ہے مگر اپنی اہلیہ کو گھر پر چھوڑ آیا ہے۔ وہ ہنگری زبان سیکھ رہا ہے۔ اور امید کرتا ہے۔ کہ جلد ہم لوگوں کے قریب تر ہو جائیگا۔ اس نے اپنے ہنگری کے تجربات اور کئی مضامین ہنگری کے متعلق ہندوستانی اخبارات میں شائع کرائے ہیں۔ وہ کہتا ہے۔ اگرچہ گھر پر (پنجاب میں) ان کی جماعت کی تبلیغی کوششوں کو پولیٹیکل فضا نے روکنے کی کوشش کی ہے۔ مگر ہم کو..."

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت اور غیر مبایعین

مقام او مبیں از راہِ تحقیر - بدورانش رسولاں ناز کردند

(۱)

جماعت احمدیہ اور غیر مبایعین میں یوں تو بہت سے اختلافات ہیں۔ مگر ان سب کی جڑ اور منبع مسئلہ نبوت ہی ہے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ

"اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قسم نبوت کا ہے۔۔۔ جس قدر مسائل اختلافی ہم ہر دو فریق میں ہیں۔ وہ اسی اختلاف مسئلہ نبوت سے پیدا ہوئے ہیں"

(القول الفصل کی ایک غلطی کا اظہار)

پس مسئلہ نبوت کے متعلق یہ دیکھنا چاہیئے کہ (۱) کیا خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی کہا (۲) کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو نبی قرار دیا۔ اور (۳) کیا مولوی محمد علی صاحب نے بھی اس کے متعلق اپنے عقیدہ کا اظہار کیا؟

اگر خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی قرار دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو حَکَم ہو کر تشریف لائے اپنے آپ کو نبی یقین کریں۔ اور ساتھ ہی مولوی محمد علی صاحب کی تحریرات سابقہ میں بھی خدا تعالےٰ اور اس کے مسیح موعود کے فیصلہ کا اعتراف پایا جاتا ہو۔ تو پھر مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی یقین کرنے میں کوئی مضائقہ نہ ہونا چاہیئے۔

خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور رسول کہا

سب سے پہلے خدا تعالےٰ کے ان الہامات کو دیکھنا چاہیئے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

(۱) ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ (ترجمہ) وہی خدا ہے۔ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا۔ تاکہ وہ اسے سب ادیان پر غالب کرے ؛

(۲) انی مع الرسول اقوم۔ (ترجمہ) میں رسول کے ساتھ (اس کی حمایت میں) کھڑا ہوں ؛

(۳) انا ارسلنا الیکم رسولا (ترجمہ) اے لوگو ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ؛

(۴) صدق اللہ و رسولہ (ترجمہ) اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول نے سچ کہا

(۵) انی مع الرسول اجیب (ترجمہ) میں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دیتا ہوں

(۶) ان خبر رسول اللہ واقع (ترجمہ) اللہ تعالےٰ کے رسول کی خبر واقع ہونے والی ہے ؛

(۷) یا احمد جعلت مرسلا (ترجمہ) اے احمد تو مرسل بنایا گیا ہے۔

(۸) قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا (ترجمہ) کہہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں ؛

(۹) یا نبی اللہ کنت لا اعرفک (ترجمہ) زمین کی زبانی اللہ تعالےٰ الہام کرتا ہے۔ وہ کہتی ہے۔ اے اللہ کے نبی میں تجھے پہچانتی نہ تھی ؛

(۱۰) یایھا النبی اطعموا الجائع والمعتر (ترجمہ) اے نبی بھوکے اور نادار کو کھانا کھلا ؛ تلک عشرۃ کاملۃ

منجملہ اور بہت سے الہامات کے میں نے اس وقت صرف دس پیش کئے ہیں جس میں نہایت ہی وضاحت سے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بار بار رسول اور نبی کہہ کر پکارا ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ ان الفاظ کی کوئی حقیقت نہیں۔ اللہ تعالےٰ کی ذات پر خطرناک حملہ ہے۔

مولوی محمد علی صاحب خود لکھ چکے ہیں۔

"ہر ایک لفظ کا ایک مفہوم ہوتا ہے اور جب ایک لفظ کو کسی شخص کے بارے میں استعمال کرتے ہیں۔ تو اس پر وہ لفظ بمعہ اپنے مفہوم کے اطلاق پاتا ہے۔ نہ صرف برائے نام۔ مثلاً جب ہم کسی شخص کی نسبت یہ کہیں کہ فلاں شخص کو جنون ہو گیا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ صرف برائے نام پاگل ہے۔ ورنہ اس کی عقل درست ہے۔ اور اس کے ہوش و حواس میں کچھ فرق نہیں آیا۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ جنون کے لوازمات اس میں پائے جاتے ہیں۔ ایسا ہی جب ہم ایک شخص کی نسبت کہتے ہیں۔ کہ وہ بخار میں مبتلا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ صرف نام کا بخار ہے۔ ورنہ بخار کی کوئی علامت بھی اس میں نہیں پائی جاتی ؛

(ریویو جلد ۱۰ ۱۹۱۱ء صفحہ ۱۵۲-۱۵۳)

جب انسان ایک لفظ کسی شخص کے بارے میں استعمال کرے۔ تو وہ لفظ معہ اپنے مفہوم کے اس پر اطلاق پاتا ہے۔ پھر کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ جو لفظ کسی انسان کے متعلق استعمال کرے۔ اس میں حقیقت نہ پائی جائے ؛

پس چونکہ اللہ تعالےٰ نے بار بار رسول اور نبی کے الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے استعمال فرمائے۔ اس لئے یہ الفاظ خدا تعالےٰ کے نزدیک حقیقی معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چسپاں ہوتے ہیں ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"خدا کی یہ اصطلاح ہے جو کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے یعنی ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہیں ؛

(چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۵)

پھر دوسری جگہ رقم فرماتے ہیں :۔

"جس کے ہاتھ پر اخبار غیبیہ منجانب اللہ ظاہر ہوں گے۔ بالضرورت اس پر مطابق آیت فلا یظھر علی غیبہ کے مفہوم نبی کا صادق آئے گا" ؛

(ایک غلطی کا ازالہ ۱۹۰۱ء)

پس خدا تعالےٰ کے نزدیک نبی کے یہی حقیقی معنی ہیں۔ اور مولوی محمد علی صاحب کو بھی اس بات کے ماننے سے چارہ نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے انہی معنوں میں نبی اور رسول کے الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق استعمال فرمائے ہیں۔ جس کا لازماً نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کے نزدیک حقیقی معنوں میں نبی اور رسول ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود فرماتے ہیں۔

"میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں۔ تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے۔ تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں میں اس پر قائم ہوں۔ اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں ؛

(آخری مکتوب مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

پس خدا تعالےٰ کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام واقعی نبی اور رسول ہیں۔ نہ کہ برائے نام" ؛ (باقی)

خاکسار :۔ محمد صادق مبلغ

شیخ عبد الحمید صاحب موصی کے متعلق اعلان

شیخ عبد الحمید صاحب ولد شیخ عبد العزیز صاحب ساکن نوشہرہ حال پشاور موصی نمبر ۳۱۵۴ کی وصیت ۲۹-۷-۲۸ سے ہے۔ لیکن مئی ۱۹۳۲ء سے اب تک کچھ بھی حصہ آمد نہیں آیا۔ نہ ان کی طرف سے کوئی اطلاع ملی ہے وہ اپنے متعلق اطلاع دیں۔ کہ حصہ آمد نہ بھیجنے کی کیا وجہ ہے۔ ورنہ وصیت منسوخ کر دی جائے گی ؛ سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

عارف والہ میں مناظرہ نہیں ہوگا

عارف والہ میں ۲۸ جون کو جو مناظرہ قرار پایا تھا۔ وہ بعض وجوہات کی بناء پر فریقین کی مرضی سے روک دیا گیا ہے پھر جو تاریخ مقرر ہوگی۔ اس کی اطلاع اخبار میں شائع کرا دی جائے گی۔

خاکسار۔ غلام حسین پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ عارف والہ

ضلع شاہ پور کی احمدی جماعتوں کو اطلاع

ضلع شاہ پور کی حسب ذیل جماعتوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ان کا دورہ کرنے کے لئے مولوی محمد دین صاحب ساکن ادرحمہ کو مقرر کیا گیا ہے۔ احباب ان کے ساتھ تعاون کر کے ان کی جدوجہد کو مفید اور نتیجہ خیز بنائیں۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

(۱) بھابھڑہ (۲) حویلی بہادر خان (۳) کوٹ مومن (۴) چک پنیار (۵) بھلوال (۶) سالم (۷) میانی (۸) بھیرہ (۹) چک ۳ (۱۰) جھاوریاں (۱۱) صدر شاہ پور (۱۲) خوشاب (۱۳) سرگودہا (۱۴) ساہی وال (۱۵) مجوکہ (۱۶) سلانوالی (۱۷) چک ۱۱۲ (۱۸) چک ۹۹ (۱۹) چک ۹ (۲۰) چک ۸۶ (۲۱) چک ۸۵ (۲۲) چک ۴۳ (۲۳) چک ۴۲ (۲۴) چک ۴۹ (۲۵) چک ۴۰ (۲۶) منٹھ ٹمک (۲۷) دھیر کے (۲۸) چک ۲۷ (۲۹) پیکا (۳۰) جھنی تاجہ دہان (۳۱) حیات پور (۳۲) دھوراکجھا (۳۳) کہوار (۳۴) جلال پور (۳۵) تخت ہزارہ۔

اعلان ضروری

ایک شخص مسمی عبدالرشید (جو ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کے بھائی ہیں) کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ پنجاب اور مالیر کوٹلہ کی بعض جماعتوں میں دورہ کر کے اپنے آپ کو تحریک جدید کا نمائندہ ظاہر کرتے ہوئے چندہ جمع کر رہے ہیں۔ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ یہ شخص مرکز کے کسی صیغہ کی طرف سے وصولی چندہ کے کام پر مقرر نہیں۔ لہذا جماعتوں کو چاہیئے کہ اس کو کسی قسم کا چندہ نہ دیں۔ اگر کسی جماعت کو اس کا موجودہ پتہ معلوم ہو یا بعد میں پتہ لگے تو برائے مہربانی نظارت ہذا کو اطلاع دے۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان

نشر و اشاعت کے متعلق ایک ضروری اعلان

جیسا کہ اخبار الفضل میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ گذشتہ ماہ میں نظارت دعوت و تبلیغ کو ایک غیر معمولی ٹریکٹ "پیغام احمدیت" ہندی۔ اردو۔ انگریزی میں شائع کرنے کی وجہ سے تبلیغی ٹریکٹ کے سلسلہ وار نمبر کو جون پر ملتوی کرنا پڑا۔ جو اب تیار ہو گیا ہے۔ اور جہاں جہاں انصار اللہ کی جماعتیں قائم ہیں۔ انہیں اس ماہ کے آخر مقررہ تعداد کے مطابق یہ ٹریکٹ بھیجا جائے گا۔

مجلس مشاورت کے موقعہ پر نمائندگان نے یہ ذمہ لیا تھا۔ کہ وہ جماعتوں کے ذمہ عائد کردہ امداد بہم پہونچائیں گے۔ بعض احباب نے اس بارے میں اپنا فرض ادا کیا ہے باقی احباب سے درخواست ہے کہ اس مفید سلسلہ کو باقاعدہ جاری رکھنے کے لئے نظارت کی مدد فرمائیں۔

نشر و اشاعت کے کام کو بہتر بنانے کے لئے میں نے مولوی ابوالعطا صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سپرد اس کی نگرانی کی ہے۔ اور مبلغین کا اہم فرض قرار دیا ہے کہ خواہ وہ قادیان میں ہوں یا باہر اس کام میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔ مبلغین ہر جماعت سے نشر و اشاعت کے لئے امداد حاصل کرنے کے لئے مجاز ہیں۔ مقامی کارکنان بھی ان کی مدد کر کے عنداللہ مشکور ہوں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

جملہ حصہ داران سٹار ہوزری کو اطلاع

اعلان کیا جاتا ہے کہ بورڈ آف ڈائرکٹرز نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۲ مئی میں تمام حصہ داران سے مبلغ -/۸/۲ فی حصہ طلب کرنیکا فیصلہ کیا ہے لہذا تمام متعلقہ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ جلد از جلد اپنے حصص کی رقوم بحساب -/۸/۲ فی حصہ کمپنی کے نام ارسال فرمائیں۔ انفرادی نوٹس بھجوائے جا رہے ہیں۔ (جنرل منیجر)

وقت آگیا ہے

کہ دنیا کے تمام بادشاہوں، وزیروں، امیروں، لیڈروں، ایڈیٹروں، عالموں اور فاضلوں تک

احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا دیا جائے

اس کا موثر بہترین اور سہل ذریعہ یہ ہے کہ احباب جماعت مندرجہ ذیل انگریزی۔ فارسی اور اردو کتب کے سیٹ خرید کر صیغہ دعوت و تبلیغ کو دیں۔ تاکہ وہ اکناف عالم میں ان کو بھیجے۔ ہم نے عام اشاعت کی خاطر قیمتوں میں بھی نمایاں کمی کر دی ہے۔

انگریزی مجلد کتب کا سیٹ

(جس کی پہلے ۱۸ روپیہ قیمت تھی۔ مگر اب صرف ۵ روپیہ کر دی ہے۔)

(۱) تفسیر و ترجمہ پارہ اول مجلد سنہری
(۲) ٹیچنگ آف اسلام مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۳) کشتی نوح انگریزی ترجمہ
(۴) احمدیت یعنی حقیقی اسلام مصنفہ حضرت خلیفۃ ثانی جس کا ترجمہ آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان نے کیا ہے۔
(۵) تحفہ پرنس آف ویلز مصنفہ حضرت خلیفہ ثانی
(۶) سوانح حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مندرجہ بالا چھ کتابیں جو اپنے نادر مضامین کے علاوہ کاغذ چھپائی اور جلد بندی کے لحاظ سے بھی دیدہ زیب ہیں اب ۱۸ روپے کی بجائے صرف پانچ روپیہ میں ہی دیدی جائیں گی۔ تاکہ دوست دنیا کے مختلف علاقوں میں انہیں آسانی کے ساتھ تقسیم کر سکیں۔ امید ہے کہ دوست اس زریں موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔

فارسی مجلد کتب کا سیٹ

(اس کی پہلے چھ روپیہ قیمت تھی۔ مگر اب صرف ڈیڑھ روپیہ)

(۱) لجۃ النور۔ مجلد۔ عربی۔ فارسی۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۲) درثمین فارسی۔ مکمل۔ مجلد مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۳) دعوت الامیر فارسی مجلد مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

ان ممالک کے لئے جہاں فارسی کا رواج ہے۔ یہ سیٹ انشاء اللہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا دوستوں کو چاہیئے کہ صوبہ سرحد بلوچستان افغانستان۔ ایران اور آزاد علاقہ کے لوگوں میں اس کی خوب اشاعت کریں۔ کیونکہ اب تو ان مجلد کتابوں کی قیمت برائے نام یعنی قریباً نصف ہی کر دی گئی ہے۔ صوبہ سرحد۔ بلوچستان۔ آبادان وغیرہ کی جماعتوں کو ان کی اشاعت کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہیئے۔

اردو مجلد کتب کا سیٹ

(جس کی پہلے کبھی آٹھ روپیہ قیمت تھی۔ مگر اب صرف اڑھائی روپیہ)

(۱) کشتی نوح اردو مجلد مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۲) حقیقۃ الوحی مجلد
(۳) دعوۃ الامیر اردو مجلد مصنفہ حضرت خلیفۃ ثانی پہلے کبھی ان کی ۸ روپیہ قیمت تھی۔ مگر وہ ایک سال سے چار روپے ۱۰ آنے کر دی تھی۔ مگر اب تو عام اشاعت کی خاطر جلد بندھی بندھائی کتابیں صرف اڑھائی روپیہ میں ہی دی جا رہی ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے اپنے علاقہ یا صوبہ کے سمجھدار اور مسلم لوگوں تک انہیں پہنچا دیں۔ بلکہ مختلف پبلک لائبریریوں میں بھی رکھوائیں۔ تاکہ ہر خاص و عام فائدہ اٹھائے۔

ان کے علاوہ سلسلہ احمدیہ کے متعلق ہر قسم کی کتابیں ہمارے ہاں بکفایت مل سکتی ہیں۔ کارڈ آنے پر فہرست کتب مفت بھیجی جائے گی۔

ملک فضل حسین منیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور

محافظ جنین

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ تشنج۔ درد پسلی یا نمونیہ۔ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھاتی سے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے مونہہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین صاحب رضی شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے قیمت فی تولہ عہ کل خوراک گیارہ تولے ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر

حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

شکریہ

ڈاکٹر منظور احمد صاحب نے ایک دوائی اکسیر تسہیل ولادت ایجاد کی ہے۔ میں نے اپنے گھر میں استعمال کرا کر دیکھی ہے واقعی اکسیر ثابت ہوئی ہے۔ اور ولادت کی مشکل گھڑیوں کو بیچ سہل کر دیتی ہے۔ یہ چند الفاظ میں صرف صنف نازک کی ہمدردی اور ڈاکٹر صاحب موصوف کے شکریہ کے لئے بغیر ان کی خواہش کے شائع کرا رہا ہوں۔ تا مستورات مستفید فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالے ڈاکٹر صاحب موصوف کو جزائے خیر دے۔ آمین۔ قیمت معہ محصولڈاک دو روپے دو آنے۔ مندرجہ ذیل پتہ سے مل سکتی ہے۔ خاکسار۔ ظفر محمد مولوی فاضل قادیان

پتہ یہ ہے۔ **مینیجر شفاخانہ دلپذیر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور**

داخلہ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں نئے طلباء کا داخلہ ۲۸ر جولائی ۱۹۳۶ء سے ۱۴ر اگست ۱۹۳۶ء تک ہوگا۔ لہذا داخلہ کی درخواستیں بنام پرنسپل طبیہ کالج علی گڑھ ۱۵ جولائی ۱۹۳۶ء تک پہونچ جانی چاہئیں۔ اور امیدوار کو دفتر کی جانب سے مقرر کی ہوئی تاریخ پر کالج میں حاضر ہونا چاہیئے۔ مقررہ تعداد کے پورا ہونے کے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہ کیا جائے گا۔ پراسپکٹس پرنسپل طبیہ کالج کے دفتر سے مفت طلب کیجئے

عطاء اللہ بٹ پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چودھری محمد عبد اللہ صاحب سب جج بہادر شکر گڑھ

دعوے یا اپیل دیوانی ۲۵۰

دیسراج - رام کشن - بال کشن نابالغان پسران تلو رام بر فاقت مسماۃ تنفتی والدہ خود سکنہ گرڈہ

بنام

بشیر احمد خان ولد منشی عبد الحکیم خان راجپوت سکنہ سنبل تحصیل پٹھانکوٹ - مدعاعلیہ

دعوے ۶۷ روپے

بنام - بشیر احمد خان مدعاعلیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی بشیر احمد خان مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام بشیر احمد خان مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر بشیر احمد خان مذکور تاریخ ۶/۷/۳۶ کو بمقام شکر گڑھ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ ۶/۵/۳۶ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی عنایت ولد مراد ذات کانواں سکنہ ککی نو تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۹/۷/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۹/۵/۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

جاگو بھئی جاگو

میں ڈنکے کی چوٹ پکار کر رہا ہوں۔ کہ دنیا بھر میں موتیوں سے تیار شدہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

ہی امراض چشم کا واحد علاج ہے

قیمت فی تولہ دو روپیہ چھ ماشہ ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

تعارف

ہومیوپیتھک علاج بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے جلد فائدہ کرتا ہے۔ کشتہ جات اور انجکشن کے بداثرات پرلیشن۔ کڑوی۔ کسیلی۔ دوا کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ مختلف علاج سے مرض کو پیچیدہ نہ بنایئے۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ دیگر علاج پر اس کو ترجیح دیجئے۔ تسلی بخش پائیں گے۔

ایم ایچ احمدی چتور گڑھ میواڑ

مرگی اور ہسٹیریا کا خاص علاج

اگر دورہ پہلی بار ہی کم نہ ہو۔ یا رک نہ جائے تو قیمت واپس۔ مرگی خواہ کسی قسم کی اور ہسٹیریا دونوں امراض کتنی دیرینہ کیوں نہ ہوں ان کا مجرب علاج ہے۔ چند دن کے اندر عجب انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ [illegible] کریں۔ علاج شروع کر دیں۔ مفصل دوائی کے ہمراہ چھپا ہوا ہوگا۔ قیمت دوائی بعد مریض کی عمر مرض کی مدت۔ دیگر ضروری باتیں لکھ کر بھیجدیں۔ المشتہر ڈاکٹر عبد الرحمن ایل ایم پی۔ اینڈ۔ ایل سی۔ پی۔ ایس موگا پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۱ جون۔ اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار متعینہ ہانگ کانگ رقمطراز ہے۔ کہ چہارشنبہ کو سارا دن نانکن کی مرکزی حکومت کی افواج اور کوانگسی کی چوکیوں کے دستوں کے مابین گولیاں چلتی رہیں۔ صوبہ ہونان میں چانگش سے تمام عیسائی مشن محفوظ مقامات پر چلے گئے ہیں عام طور پر قیاس کیا جا رہا ہے۔ کہ حکومت نانکن کی طرف سے عنقریب کوانگسی پر حملہ کیا جائیگا۔ کوانگسی میں فوجی نقل وحرکت بدستور جاری ہے۔ اور صورت حالات خطرناک ہو رہی ہے۔

برسلز ۲۱ جون۔ بلجیم میں ہڑتال کی تازہ صورت حالات یہ ہے کہ شہر کی مختلف مقامات پر فوجی دستے متعین کر دئے گئے ہیں۔ تاکہ ہڑتالیوں کو شرارت سے روکا جا سکے۔ ہڑتال موٹر ٹرانسپورٹ اشیائے خوردنی کے کارخانوں عمارات اور کیمیاوی اشیاء کی فیکٹریوں اور صنعتی اداروں تک جا پہنچی ہے

مدراس ۲۱ جون۔ موتی محل ٹاکیز حیدرآباد کی آتشزدگی نے مدراس میں بھی گھبراہٹ پیدا کر دی ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ چیف کارپوریشن اور ہیلتھ آفیسر شہر کے تمام تھیٹروں اور سینماؤں کا معائنہ کریں گے تاکہ دیکھیں۔ کہ آیا ان میں ان کی حفاظت کیلئے خاطر خواہ انتظامات موجود بھی پائے گئے ہیں۔

روما ۲۱ جون۔ مسٹر ایڈن وزیر خارجہ کی تعزیری احکام کے ارتفاع کے متعلق تقریر سے اطالوی حلقے اطمینان کا اظہار کر رہے ہیں چنانچہ ان کا بیان ہے کہ برطانیہ کے اس اقدام سے آئندہ کے لئے باہمی اعتماد کے جذبات پیدا ہو جائیں گے۔ اور موجودہ تشویش اطمینان میں بدل جائے گی۔

کلکتہ ۲۱ جون۔ کلکتہ پولیس نے گداگروں اور آوارہ گردوں کے خلاف زبردست مہم شروع کر دی ہے۔ چنانچہ گذشتہ دو ہفتہ کے اندر تقریباً ۰۰۰ گداگر گرفتار کئے گئے۔ اور ان کو عدالت میں پیش کیا گیا۔ جہاں سے کئی ایک کو ایک ایک ماہ قید کی سزا ہوئی۔

روما (بذریعہ ڈاک) اطالوی اخبارات نے برطانیہ پر حملے کرنے کا ایک عجیب طریق یہ اختیار کیا ہے۔ کہ ان کے نامہ نگار لنڈن سے انگریزوں کے متعلق عجیب وغریب خبریں شائع کرتے ہیں۔ ایک نمائندہ نے اخبار کو لکھا ہے کہ لنڈن کے ہجوموں میں لوگ نہایت بدصورت ہیں ان میں ملیریا کا دورہ پڑتا ہے اور دور جانزہ کے انگریز اس قدر مضبوط نہیں۔ کہ سلطنت کے شیرازے بکھرنے نہ دیں۔

لنڈن ۲۱ جون۔ اس امر کا احتمال ہے کہ سر شادی لال سابق چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ چند مہینوں تک پریوی کونسل سے مستعفی ہو کر ہندوستان میں پبلک زندگی اختیار کریں گے اندازہ ہے کہ آپ گرمیوں کی چھٹیوں میں لنڈن واپس آنے کا ارادہ کریں گے۔ گرمیوں کی چھٹیاں جولائی میں شروع ہوں گی اور ممکن ہے۔ ان چھٹیوں میں ہندوستان واپس آ کر دوبارہ انگلستان نہ جائیں۔

قصور ۲۱ جون۔ جنرل سکرٹری مجلس احرار قصور نے سکرٹری شپ سے استعفیٰ دیدیا ہے اور چوہدری افضل حق کو لکھا ہے کہ وہ اپنی ماتحت مجالس پر قابو رکھیں۔ تاکہ وہ ذاتی اغراض کو جا بیجا تکمیل تک پہنچانے میں مسلمانوں کو نقصان نہ پہنچائیں۔

واشنگٹن ۲۱ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ اٹلی اور حبشہ کے خلاف سامان اسلحہ پر امریکہ کی پابندی لیگ کے فیصلہ کے باوجود برقرار رہیگی اس لئے کہ صدر روزولٹ کئی مرتبہ اعلان کر چکا ہے کہ جمعیتہ اقوام کا کوئی فیصلہ اس پابندی پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔

لنڈن ۲۱ جون۔ ملک معظم موسم گرما کی تعطیلات ایوائر (فرانس) میں گزاریں گے۔ یہ سب سے پہلا موقع ہے کہ انگلستان کا بادشاہ غیر ممالک میں جا کر تعطیلات گزارے گا۔

کلکتہ ۲۱ جون۔ آج کلکتہ پولیس نے دو لیبر لیڈروں کے مکانات پر چھاپہ مار کر تلاشی لی۔ بنگال لیبر پارٹی کے دفتر پر بھی چھاپہ مار کر تلاشی لی گئی۔ اور آفس سکرٹری کو اپنے پاس قابل اعتراض لٹریچر رکھنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔

بمبئی ۲۱ جون۔ بمبئی اور گردونواح کے پرنسپلوں نے وائس چانسلر بمبئی یونیورسٹی کو ایک عرضداشت بھیجی ہے۔ جس میں درخواست کی گئی ہے۔ کہ میٹرکولیشن کے نتیجہ پر نظر ثانی کی جائے۔

لاہور ۲۱ جون۔ آج تقریباً دو گھنٹہ تک سر سکندر حیات خان اور نواب احمد یار خان دولتانہ نے پنجاب کونسل کی ہندو پارٹی کے لیڈر راجہ نریندر ناتھ سے گفتگو کی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گفتگو پنجاب میں ایک نئی سیاسی پارٹی کے قیام کے متعلق تھی۔ جو صوبہ کے مختلف عناصر کو یکجا کر کے بعض مسلمان رہنماؤں کی فرقہ وارانہ سرگرمیوں کو روک سکے اور ہمہ تن صوبہ کی فلاح وبہبود کے لئے کوشاں ہو۔ یہ مذاکرات صرف امتحانی رنگ کے تھے۔

لنڈن ۲۱ جون۔ مسٹر ایڈن وزیر خارجہ انگلستان نے تعزیری احکام کی تنسیخ کے بارے میں جو تقریر کی ہے۔ مسٹر ڈی ولیرا پریذیڈنٹ اگزیکٹو کونسل آئرلینڈ نے اس کی تائید کی ہے۔ مسٹر ڈی ولیرا نے مسٹر ایڈن کے تمام اقدامات کی تائید کی۔ اور کہا میں نے جنیوا میں بھی اعلان کیا تھا۔ کہ جارحانہ اقدامات کرنے والی حکومت کے خلاف موثر اقدام اختیار نہ کرنے کی ذمہ داری انگلستان کے وزیر خارجہ پر عاید نہیں ہو سکتی اور مسٹر ایڈن کو اس کے لئے قصوروار نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

کپورتھلہ ۲۱ جون۔ ریاست کپورتھلہ کے وزیر اعظم نے زمیندارہ لیگ کے صدر اور سکرٹری کی حرکات وسکنات پر پابندیاں عاید کر دی ہیں۔ اور انہیں ہدایت کی گئی ہے کہ اگر انہوں نے ریاست کے خلاف سرگرمیاں جاری رکھیں۔ تو ان کی جائدادیں ضبط کر لی جائیں گی۔

فیروزپور ۲۱ جون۔ مسٹر ایف ایل برین کمشنر اصلاح دیہات رخصت پر انگلستان جا رہے ہیں۔ مرزا حسن اختر پرسنل اسسٹنٹ انکی جگہ بطور قائم مقام کام کریں گے۔ مسٹر برین کو ان شعبہ کی کارگزاری سے مطلع رکھا جائے گا۔ اور بشرط ضرورت وہ بذریعہ ہوائی جہاز واپس آ جائیں گے۔

بمبئی ۲۱ جون۔ حکومت بمبئی ایک ایسی سکیم پر غور کر رہی ہے۔ جس کے مطابق صوبہ کے مختلف علاقوں میں صنعتی سکول قائم کئے جائیں گے۔ تاکہ طلباء کو صنعتی تعلیم میں ماہر کیا جائے۔ ان سکولوں میں روزمرہ کے استعمال کی اشیاء کی ساخت کی تعلیم دی جائے گی۔ تاکہ طلباء فارغ التحصیل ہو کر معمولی سرمایہ سے اپنا کاروبار جاری کر سکیں۔ اس سکیم کو ماہ ستمبر میں کونسل میں پیش کیا جائے گا۔

کراچی ۲۱ جون۔ بلدیہ کراچی کا ایک خاص اجلاس فراہمی آب سے متعلقہ مسائل پر غور وفکر کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ جس میں بحث وتمحیص کے بعد حکومت سے التجا کی گئی۔ کہ کراچی میں فراہمی آب کے وسائل پر غور کرنے کے لئے اپنے طور پر ایک ماہر کی خدمات حاصل کرے۔

کلکتہ ۲۱ جون۔ سوویٹ روس روسی کھانڈ کو ہندوستانی منڈیوں میں فروخت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بعض رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے حال میں ۷۵ ہزار ٹن کھانڈ ہندوستان میں فروخت کی ہے۔ اگر روس کی یہ کوشش جاری رہی۔ تو اس امر کا احتمال ہے کہ روسی تاجر روسی کھانڈ سے ہندوستانی مارکیٹوں کو بھر دیں گے۔ اور کھانڈ کی قیمت بہت گر جائیگی

بمبئی ۲۱ جون۔ ایک مقامی اخبار لکھتا ہے۔ کہ عرصہ ایک ماہ یا چھ ہفتوں کے دوران میں ہندوستان کی تین بڑی بڑی لوہے کی فرموں کے درمیان ایک نیا کارخانہ جاری کرنے کے متعلق مذاکرات مکمل ہو جائیں گے۔

رنگون ۲۱ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ برما کونسل کا اجلاس اگست میں شروع ہوگا۔ اور نئے گورنر برما ۱۱ اگست کو کونسل میں تقریر کریں گے اکتوبر کے اوائل میں کونسل کی میعاد ختم ہو جائیگی اور جدید آئین کے ماتحت نئی کونسل کے انتخابات نومبر کے وسط میں ہونگے۔

لنڈن ۲۱ جون۔ لیبر پارٹی نے تعزیری احکام کی پالیسی سے متاثر ہو کر حکومت کے خلاف ملامت کی جو تحریک پیش کی ہے۔ اس پر پنجشنبہ کو دارالعوام میں بحث ہوگی۔ اس تحریک میں ایک ممبر نے ترمیم پیش کی ہے۔ کہ متحدہ لیگ اسمبلی کو ہدایت کر دی جائے۔ کہ حکومت برطانیہ حبشہ میں اطالیہ کے جارحانہ اقدام سے اغماض نہیں کر سکتی۔

مدراس ۲۱ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے کورگ گورنمنٹ کو سات لاکھ روپیہ بطور قرض دئے ہیں۔ تاکہ صوبہ کے کاشتکاران قہوہ کی امداد کی جا سکے۔

بمبئی ۲۱ جون۔ فلم سنسر کرنے والے بورڈ نے "پنڈت جواہر لال نہرو کے پیغام" نامی فلم کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ پیغام سیاسیات سے تعلق رکھتا ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی